السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

امام ترمذی باب ماجاء فی غسل المیت میں حدیث روایت کرنے کے بعد لکھتے ہیں : ''قال ہشیم : وفی حدیث غیر ہولاء ، ولاأدری ولعل ہشاما منہم ، قالت : وضفرنا شعرہا ثلثة قرون ، قال ہشیم : أظنہ : قال فألقیناہ خلفها ، قال ہشیم : فحدثنا خالد بن من بین القوم ، عن حفصة و محمد عن أم عطیة قال : وقال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : ابدأن بمیامنہا و مواضع الوضوء ،، .

امام ترمذی کا اس کلام سے کیا مطلب ہے ؟ ''غیر ھولاء ،، میں ''غیر ،، سے کون مراد ہے ۔ پوری عبارت کی تشریح کی ضرورت ہے ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

باب ماجاء فی غسل المیت ،، میں ام عطیہ : غاسلة الیتات کی حدیث کو امام ترمذی کے شیخ الشیخ ہشیم تین شیوخ : 1 ۔ خالد حذاء ، 2 ۔ منصور بن زاذان ، 3 ۔ ہشام بن حسان سے روایت کرتے ہیں ۔ خالد اور ہشام تو حدیث مذکور '' کو محمد بن سیرین اور حفصہ بنت سیرین دونوں سے لیتے ہیں اور منصور صرف محمد بن سیرین سے ۔ اور یہ تینوں شیوخ ''أشعر نہا بہ ،، تک روایت کرنے میں متفق ہیں ، لیکن اس کے آگے کے بعض مضامین کے روایت کرنے میں ان کی درمیان اختلاف ہے ۔ اور کچھ حصہ حدیث کے روایت کرنے میں بعض شیوخ متفرد ہیں ۔

اسی چیز کو امام ترمذی قال ہشیم : وفی حدیث غیر ہم ہولاء ،، الخ سے بیان کرنا چاہتے ہیں ۔ امام ترمذی کے اس کلام کی تشریح موجودہ نسخوں کے مطابق حسب ذیل ہے :

ہشیم کہتے ہین کہ شیوخ مذکورین کے غیر کی یعنی : ان کے علاوہ بعض دوسرے مشائخ کی حدیث میں اتنا ٹکڑا اور بھی ہے : ''قالت أم عطیة : وضفرنا شعرہا ثلثة قرون ، فألقیناہ خلفها ،، یعنی : میں قطعی اور یقینی طور پر نہیں کہہ سکتا '' کہ اس ٹکڑے کو روایت کرنے والے شیوخ میں ہشام بھی شامل اور داخل ہیں ، شاید یہ بھی اس قطعہ کو روایت کرتے ہیں ۔

اس ''غیر ،، سے مراد ایوب عن ابی تیمہ السختیانی ہیں ، چنانچہ صحیحین وغیر ھما میں ہے کہ ایوب نے کہا : ''وکان فی حدیث حفصة أن أم عطیة قالت : ومشطنا ہا ثلثة قرون ، وعند عبد الرزاق من طریق أیوب عن حفصة : ضفرنا رأسہا ثلثة قرون : ناصیہا وقرنیہا ، وألقیناہ إلی خلفها ،، اور اس '' غیر ،، میں یعنی : زیادة مذکورہ کے رواة میں ہشام علی سبیل الجزم ہیں ، کیونکہ ہشیم کے ساتھ عبد الاعلی (عند ابی داوٗد (3114)3 50 اور سفیان ویحیی بن سعید (عند البخاری) وغیرہ اور یزید بن ہارون (عند احمد 6 408 و مسلم (939)2 648 اس ٹکڑے کو علی سبیل الجزم ہشام بن حسان سے روایت کرتے ہیں ۔

پھر امام ترمذی فرماتے ہیں : ''قال ہشیم : أظنہ قال : فألقینا خلفها ،، أظنہ میں ضمیر منصوب اور قال ضمیر مرفوع کا مرجع وہی ''غیر ،، ہے ، جس سے مراد ایوب اور ہشام بن حسان ہیں جیسا ہ ان کی روایت اور حوالہ جات سے ثابت ہوا ۔

پھر امام ترمذی کہتے ہیں : ''قال ہشیم : فحدثنا خالد من بین القوم عن حفصة و محمد عن أم عطیة ،، الخ یعنی : ہشیم کہتے ہیں کہ : ہمارے شیوخ میں صرف خالد ہی ہیں جنہوں نے یہ ٹکڑا (إبدأن بمیامنہا الخ) بروایت حفصہ و محمد (بن سیرین) بیان کیا ہے ۔ ہشیم عن خالد کی یہ روایت مسلم 2 647 میں موجود ہے اور واضح ہو کہ اس جملہ کو خالد سے اسماعیل بن علیہ بھی روایت کرتے ہیں کما فی الصحیحین ، ومسند الإمام أحمد ، وغیر ذلک من کتب الحدیث . (مصباح بستی)

عورت کا جنازہ چارپائی پر رکھ کر قبرستان لے جایا جاتا ہے چارپائی پر رکھے ہوئے عورت کے جنازے کو ہر شخص محرم ہو یا غیر محرم سب ہی کاندھا دے سکتے ہیں اس میں کسی کا کوئی اختلاف نہیں ہے ۔ اور نہ اس کو محرم کے ساتھ خاص کرنے کی کوئی وجہ ہے ۔

البتہ عورت کو قبر میں اتارنے کے لیے شوہر یا ذی محرم (عورت کا باپ ، بھائی ، بیٹا ، ماموں نانا وغیرہ) ہونے چاہییے واللہ اعلم ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1 ۔ کتاب الجنائز